قومی اسمبلی میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کا خطاب

معاشرتی اصلاح حکومت کا فرض ہے

میں نے پالیسی کے رہنما اصول میں کئی ترمیمات پیش کی ہیں۔ ترمیم نمبر ۳۳۱ یہ ہے کہ انصاف کے فروغ اور سماجی برائیوں کے خاتمے کے لیے دفعہ نمبر ۳۹ کے ابتدائی الفاظ مملکت کوشش کرے گی کی بجائے یہ ہونا چاہیئے کہ مقتضیات اسلام کے مطابق مملکت کے لیے لازم ہوگا کہ ۔ الخ

دفعہ نمبر ۳۹ بہت سے الفاظ پر مشتمل ہے جو تمام ملک اور تمام قوم کی بھلائی کے لیے ضروری ہیں۔ اس لیے پہلا لفظ کہ مملکت کوشش کرے گی کو تبدیل کرنا ضروری ہے۔ اس لیے کہ کوشش تو آج تک جاری ہے۔ انگریزوں کے دور میں بھی تمام مسلمان خصوصاً علماء کوشش کر رہے ہیں اور الحمد للہ کہ علماء کے ان مساعی کی وجہ سے کم از کم عقیدہ کے لحاظ سے تو مسلمان ان چیزوں (مثلاً عصمت فروشی، قمار، فحاشی، شراب وغیرہ) کو برا سمجھتے ہیں اور اب یہ ایک اسلامی اور فلاحی مملکت ہے تو جن چیزوں کے لیے ملک کے قیام سے پہلے صرف کوششوں پر اکتفا کیا جا رہا تھا، اب حکومت اور اقتدار کے بعد بھی اگر کوششوں ہی پر دارومدار کیا جائے تو غلامی اور دورِ حکومت میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ ہمارے پاس جب فوج ہے پولیس ہے قانون ہے عدالتیں ہیں جو چاہے سزا دے سکتے ہیں۔ اگر صدر ایک آرڈی ننس جاری کر دے تو منٹوں میں سارا ملک اس کی تعمیل کرتا ہے۔ تو میری گذارش ہے کہ کوشش پر اکتفا نہ کیا جائے۔ کوشش تو جتنے مسلمان ہیں اپنی حد تک برائیوں کے خلاف کرتے ہیں۔ وہ کون مسلمان ہوگا جو یہ نہ سمجھے گا کہ جوا، زنا قتل شراب نوشی مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس
من عمل الشیطان فاجتنبوا

اس طرح انصاف اور لوگوں کو ان کے حقوق پہنچانے کی کوششیں بھی انفرادی ہوتی ہیں اور الحمد للہ کہ وہ کوششیں جو منبر و محراب پر ہو رہی ہیں کسی نہ کسی درجے میں کامیاب ہو رہی ہیں ورنہ پاکستان ہی نہ بنتا۔ ہمیں پاکستان اسی اسلامی نظریے کی وجہ سے ہی ملا اور اگر اب بھی وہی حالت ہو کہ غلامی کے دور میں بھی صرف کوشش پر کفایت تھی اب بھی یہی حالت ہو تو یہ کسی اسلامی حکومت کی شان نہیں۔ اسلامی حکومت کے بارے میں خدا کا ارشاد ہے:

الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ
وآتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر

تو حکومت کا یہ فریضہ ہے کہ وہ ان باتوں کے لیے اپنی طاقت بھی استعمال کرے اور جو کچھ ان دفعات میں ذکر ہے ان کی ضمانت دے۔ اس لیے میں نے دوسری ترمیم نمبر ۳۴۵ پیش کی ہے کہ مسودہ آئین کی دفعہ نمبر ۳۹ کے پیرا (ج) کی بجائے حسب ذیل درج کیا جائے کہ (یوم آغاز کے فوراً بعد) عصمت فروشی قمار بازی اور مضر ادویات کے استعمال فحش ادب اور اشتہارات کی طباعت نشر و اشاعت اور نمائش کی مکمل روک تھام کرے۔

اسی طرح ترمیم نمبر ۳۵ ہے کہ یوم آغاز کے فوراً بعد نشہ آور مشروبات کے استعمال کو مکمل طور پر بند کر دے۔

اس لیے حکومت اس بات کی ضمانت دے کہ جو کچھ ان دفعات میں ذکر ہے اس کا نفاذ دستور نافذ ہونے کے فوراً بعد ہوگا۔ صرف کوشش تو ہم بھی کرتے ہیں۔ عوام بھی کرتے ہیں۔

مگر ہمارے پاس طاقت نہیں ۔ حکومت کو اپنے اوپر یہ لازم کرلینا چاہیئے تاکہ دنیا کو معلوم ہو کہ اسلامی حکومت کیسا بہتر ماحول پیدا کرتی ہے ۔ اس لیے وزیر قانون اور حکومت سے ضمانت دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے ۔

میری تیسری ترمیم ۳۵۵ یہ ہے کہ دفعہ ۳۹ میں حسب ذیل نئی دفعات شامل کی جائیں یعنی

(ج) ملک میں مروجہ نظام و نصاب تعلیم کے ہر شعبہ کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرے ۔

(د) قومی اور علاقائی زبانوں کے ساتھ ساتھ عربی زبان کو مسلمانوں کی مشترک دینی زبان کی حیثیت سے فروغ دے ۔

(ڈ) تمام معروفات کو فروغ دے اور تمام منکرات کو مٹائے ۔

محترم سپیکر صاحب ! حقیقت یہ ہے کہ ۲۶ برس ہوئے کہ انگریز جا چکا ہے مگر مغربی تہذیب ، مغربی تمدن انگریزی طور طریقے سب اس ملک میں اسی طرح موجود ہیں ۔ یہ ساری برکت اس نظام تعلیم کی ہے جو انگریزوں نے ہم پر مسلط کیا ۔ اس کی وجہ سے ذہنیت بدل چکی ہے ۔ تعلیم سے ذہن بنتا ہے تو وہی ذہنیتیں بنتی ہیں جو انگریزی نصاب کی وجہ سے ہمیں ملتا ہے ۔ اس لیے نصاب تعلیم اور نظام تعلیم کے ہر شعبے کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کیا جائے ۔

دوسری بات عربی کے فروغ کی ہے ۔ آج بھی ہم پر ہزاروں میل دور ایک عیسائی اور انگریز قوم کی زبان انگریزی مسلط ہے جس نے ہمیں غاصبانہ طریقے سے غلام بنائے رکھا ۔ ہمارے دین ، اخلاق و تمدن کو تباہ کر دیا ۔ تو عربی جو خدا کی وحی کی زبان ہے ، رسول ﷺ کی زبان ہے اور کروڑوں مسلمان بھائیوں کی زبان ہے ' اس کے فروغ کا ذمہ لینا بھی ضروری ہے ۔

اسی طرح تیسری بات یہ ہے کہ تمام معروفات کو فروغ دیا جائے اور تمام منکرات کو مٹایا جائے ۔ یہ بھی اسلامی فریضہ ہے ۔

محترم سپیکر صاحب ! یہاں دفعہ ۳۹ میں ایک بات یہ بھی ہے کہ بچوں اور عورتوں کو ایسے پیشوں پر مامور نہ کیا جائے جو ان کی عمر یا جنس کے لیے نامناسب ہوں ۔ تو اس سے ہماری ترمیمات کی تائید ہوتی ہے جو ہم نے دفعہ ۳۶ میں پیش کی تھیں جہاں کہا گیا ہے کہ قومی زندگی کے تمام شعبوں میں عورتوں کی مکمل شمولیت یقینی بنائی جائے گی ۔ تو یہ ایک واضح تناقض ہے اور اس دفعہ ۳۹ سے ہماری تائید ہو گئی ۔ وہاں تو تمام شعبوں میں عورتوں کو مکمل مساویانہ حیثیت دی گئی اور یہاں یہ کہا گیا کہ بچوں اور عورتوں کو بعض ایسے پیشوں پر مامور نہ کیا جاوے گا ۔ تو اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ بعض شعبے ایسے بھی ہیں جو عورتوں کے لیے مناسب نہیں ۔ تو عورتوں کو کلی طور پر مساویانہ حصہ دینا فطرت سے مقابلہ ہے ۔ اگر ایسا رہا تو کل مرد بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم مہر دیتے ہیں نان و نفقہ دیتے ہیں عورتیں بھی اس میں مساوی شریک ہو جائیں اور عورتیں ہمیں ایک سال نان و نفقہ دیں مہر دیں اور عورتیں آگے چل کر کہیں کہ مرد بھی بچے جننے میں ہمارے ساتھ شریک ہوں تو اس لیے یہ تناقض رفع کیا جائے اور وہ اس طرح کہ دفعہ ۳۶ کی دی گئی کلی مساوات ختم کی جائے ۔ فرق مراتب ہر لحاظ سے ضروری ہے ۔ (۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء، از مباحث آئین ساز اسمبلی)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قومی اسمبلی میں

اسلام کا معرکہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی سرگرمیاں

صورت شمشیر ہے دست قضا میں وہ قوم — کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب (اقبالؒ)

قومی اسمبلی میں جمہوری قومی و ملی مسائل پر قراردادیں، مباحثات ۔ پارلیمنٹ میں موجود سیاسی پارٹیوں کا موقف، حزب اختلاف اور حزب اقتدار کا اسلامی و ملی مسائل کے بارہ میں رویہ، شیخ الحدیث کی تقاریر، اور ان کی قراردادوں پر ارکان اسمبلی کا رد عمل — آئین کو اسلامی اور جمہوری بنانے کی جد و جہد پر کیا گذری، تحاریک التواء، سوالات اور جوابات، مسودہ دستور میں ترمیمات اور تشریحی تقریریں۔

★ سیاستدانوں کے منشور اور انتخابی وعدے کردار کی کسوٹی پر۔
★ ایک اہم سیاسی دستاویز۔
★ ایک آئینہ اور ایک اعمالنامہ
★ ایک ایسی رپورٹ جو اسمبلی کے شائع کردہ سرکاری رپورٹ کے حوالوں سے بھی مستند ہے۔
★ پاکستان کے مرحلہ آئین سازی کی ایک تاریخی داستان اور ایک ایسی کتاب جس سے وکلاء، سیاستدان بھی اور اسلامی سیاست میں منہمک افراد و جماعتیں بھی بے نیاز نہیں ہو سکتیں۔
★ ایک ایسی کتاب جو جہاد حق اور غلبۂ اسلام کے علمبردار علماء کیلئے حجت و برہان بھی ہے ۔ اور مستقبل میں اسلامی جد و جہد میں رہنما بھی — کتاب شائع ہو چکی ہے اور ترسیل جاری ہے۔

عمدہ کتابت و طباعت حسین سرورق ، قیمت پندرہ روپے ۔ صفحات ...

مؤتمر المصنفین اکوڑہ خٹک (پشاور)